سورۃ الحجرات 49

آیت نمبر 1

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ
وَرَسُوْلِهٖ وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ

اے لوگو جو ایمان لائے ہو اللہ اور اس کے رسول کے آگے پیش قدمی نہ کرو اور اللہ سے
ڈرو بے شک اللہ سب کچھ سُننے اور جاننے والے ہیں۔

یَا ← ایُّھا ← ایَّتُھا ← حروف ندا

وہ الفاظ جو کسی کو پکارنے کے لیے استعمال ہوتے ہیں مثلاً

اے ← ارے ← ابے ← اوئے

یا خُبیب　　یا اسماء (مذکر ہو یا مونث)

ایُّھا الرَّجُلُ　　ایَّتُھا البِنتُ (مونث کے لیے)

مذکر کے لیے

اے آدمی　　اے لڑکی

یا ایُّھا الرَّجُلُ　　یا ایَّتُھا البِنتُ

زیادہ اہمیت کی حامل چیز کی طرف متنبہ کرنا ہو تو یَا ایُّھا اور یَا ایَّتُھا لکھا جاتا ہے

الَّذِيْنَ ← جو سب اشخاص

الَّذِیْ ← جو ایک شخص (مذکر)

الَّتِیْ ← جو ایک مونث

اللَّائِیْ ← جو سب مونث

یہ تمام کلمات (1.5) میں سے ہیں اور بار بار دھرائے جائیں گے۔

اٰمَنُوْا

اٰمن + وا

+

وا
ون
ین

یہ علامتیں جس کلمے کے ساتھ آئیں اُسے جمع بنا دیتی ہیں۔

اَمَنَ ← جو ایک شخص ایمان لایا

اردو میں مستعمل ہے بمعنی سلامتی

اٰمَنُوْا ← جو سب اشخاص ایمان لائے

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا

اے وہ تمام لوگو جو ایمان لائے ہو۔

اے اہل ایمان

لَا

حرف نفی ہے اور منع کرنے کیلیے بھی استعمال ہوتا ہے۔

لا کلمہ اردو میں اسی معنی میں مستعمل ہے۔ لاجواب، لاتعداد، لازوال۔

تُقَدِّمُوْا

تُقَدِّمُ + وا

+

وا
و ن
ین

یہ علامتیں جس کلمے کے ساتھ آئیں اُسے جمع بنا دیتی ہیں۔

تقدیم اور قدم کا کلمہ اردو میں مستعمل ہے
آگے بڑھنا پیش قدمی کرنا

ت + قدم ← پیش قدمی کر

تُقَدِمُوْا ← تم سب پیش قدمی کرو

لا تُقَدِمُوْا ← تم سب پیش قدمی نہ کرو

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِمُوْا اے اہل ایمان پیش قدمی نہ کرو

بَيْنَ يَدَيِ ← سامنے

بَيْنَ ← درمیان میں

يَدُ ← ہاتھ

يَدَيِ ← دونوں ہاتھ

بَيْنَ يَدَيِ ← دونوں ہاتھوں کے درمیان یعنی سامنے

بین بمعنی درمیان اور۔ید۔بمعنی ہاتھ کے اردو زبان میں مستعمل ہے۔

بین الاقوامی ید طولیٰ۔ید بیضا

یہ محاورے کی زبان ہے۔دونوں ہاتھوں کے درمیان سامنے والا حصہ ہی ہوتا ہے۔

اس لیے بَيْنَ يَدِي سے مراد سامنے ہوتا ہے۔

اللّٰہِ ← لفظ جلالۃ ہے اور اردو زبان میں مستعمل ہے۔

وَ ← اور اردو میں مستعمل ہے۔

شب و روز لیل ونہار۔ صبح وشام

اسے پڑھنے کے لیے پہلے ایک مثال پڑھتے ہیں

رَسُوْلِہٖ ← رسول + ہٖ

پیغمبر رسول کا کلمہ اردو میں مستعمل ہے

زینب ← ارفعہ ← سارہ ← اسماء

زوھیب ← عبداللہ ← سلمان ← خبیب ایک اچھا لڑکا ہے۔ وہ ایک طالب علم ہے یہ قلم اس کا ہے

ان جملوں میں "وہ" اور "اُس" سے مراد خبیب ہے

وہ کلمہ جو اسم کے قائم مقام ہو اور اسم کے پورے معنی دے ضمیر کہلاتا ہے گویا "وہ" اور "اُس" ضمیر ہیں۔

عربی زبان کی ایک خصوصیت اسکا اختصار ہے۔ اگر عرب نے کہنا ہو۔ قلم اس کا ہے تو وہ کہے گا۔

وہ (ایک مذکر)	هُوَ	طَالِبٌ	قلمه — قلم اس ایک مذکر کا
وہ (ایک مونث)	هِیَ	طَالِبَةٌ	قلمها — قلم اس ایک مونث کا
وہ (دو مذکر)	هما	طَالِبَانِ	قلمهما — قلم ان دونوں کا ہے 2 مذکر یا 2 مونث
وہ (دو مونث)	هما	طَالِبَتَانِ	
وہ دونوں (ایک مذکر اور ایک مونث)	هما	طَالِبَانِ	ایک مذکر اور ایک مونث
وہ (سب مذکر)	هم	طُلاب	قلمهم — قلم اُن تین یا تین سے زائد مذکر کا ہے
وہ (سب مونث)	هُن	طالبَات	قلمهُن — قلم اُن تین یا تین سے زائد مونث کا ہے

اللّٰہِ وَ رَسُوْلِہٖ — اللہ اور اس کے رسول

بَیْنَ یَدَیِ اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ — اللہ اور انکے رسول کے سامنے

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَیْنَ یَدَیِ اللّٰہِ وَ رَسُوْلِہٖ

اے اہل ایمان اللہ اور اس کے رسول کے حضور پیش قدمی نہ کرو

وَ اتَّقُوا اللّٰهَ

و ← اور

اِتَّقُوا ← اِتَّقَ + وا

کلمے سے پہلے الف صرف تین حالتوں میں آتا ہے

متکلم	← میں	← أَكْتُبُ	← میں لکھتا ہوں
استفہام	← کیا	← أَ+أَكْتُبُ	← کیا میں لکھتا ہوں
امر	← حکم	← اُكْتُبْ	← لکھو

امر کے لیے جب الف آتا ہے تو کلمے میں سے حرف علت (vowel) (اوی) حذف کر دیتا ہے

اردو، عربی، فارسی میں حرف علت (اوی) ہیں

وَ اتَقُو ا اللّٰہَ

اگر کہنا ہو کہ تقوی اختیار کرو۔ ڈرو۔ تو لفظ تقوی سے پہلے الف لگائیں گے

ا + تقوی

حروف علت حذف ہونے سے اتق + ڈر

اتق + وا تم سب ڈرو

اتَقُو ا اللّٰہَ تم سب اللہ سے ڈرو

و بمعنی اور اردو میں مستعمل ہے۔

تقوی بمعنی ڈرنا پرہیزگاری اختیار کرنا۔اور بچنا کے معنی میں اردو میں مستعمل ہے۔

اِنَّ

اِنَّ ← بیشک

اِنَّ ← اِنَّ / اَنَّ

ن پر اگر شد ہو تو چاہے الف پر زبر ہو یا زیر
ہر دو حالتوں میں معنی یقیناً یا بیشک ہی ہیں

سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ

دونوں کلمات کا وزن فَعِیْلٌ ہے۔

اردو میں مستعمل ہے سَمِیْعٌ ← سَمَعَ ← سنا

یعنی ازل سے ابد کے سننے والے اور یہ صفت اللہ کی ذاتی ہے۔

اردو میں مستعمل ہے عَلِیْمٌ ← علم ← جانا

یعنی ازل سے ابد کے جاننے والے اور یہ صفت اللہ کی ذاتی ہے۔

سورۃ الحجرات 49

آیت نمبر 1

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ "عَلِيْمٌ"

اے اہل ایمان! اللہ اور انکے رسول کے حضور پیش قدمی نہ کرو اللہ سے ڈرو۔ اللہ سننے اور جاننے والے ہیں۔